Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۱۴ احسان ۱۳۵۴ش ۱۴ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۳۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کمزوری اور ضعف میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ گردے میں بھی تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے

اللہ تعالیٰ اس سے ڈرنے والوں کیلئے ہر مصیبت میں مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے

"ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (س ۲۸) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا اِس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز صحیح نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا جب رحمٰن نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے وہ بڑی طاقت والا ہے جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (س ۲۸) لیکن جو لوگ اِن آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہلِ دین تھے انکی ساری فکریں محض دینی امور کیلئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے اِسلئے اللہ تعالیٰ نے انکو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو اِن مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں"

(ملفوظات جلد اول ص ۱۲)

راولپنڈی ۱۳ جون (بروز جمعۃ المبارک) جماعت احمدیہ راولپنڈی کے احباب نے حسبِ معمول آج بھی نماز جمعہ اپنی جامع مسجد الموسوم بہ "مسجد نور" واقعہ شاہراہِ پہلوی (سابق مری روڈ) میں ادا کی۔ ہمارے نمائندہ خصوصی (جو ربوہ سے راولپنڈی جا کر نماز میں شریک ہوا) نے اطلاع دی ہے کہ مقامی احباب نماز میں نہایت ذوق و شوق کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز دنیا بھر میں غلبۂ اسلام اور پاکستان کی سالمیت و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے دعائیں مانگی گئیں۔ نماز سے قبل خطبۂ جمعہ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے دیا جس میں احبابِ جماعت کو اپنے نفوس کا محاسبہ کرنے، انکی دینی تربیت کرنے، دنیا میں اسلام کی سربلندی کے ضمن میں اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کرنے نیز غلبۂ اسلام اور پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک کی۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری برکت علی صاحب بعارضہ بندش پیشاب شدید بیمار ہیں اور آجکل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہیں ان کو شدید درد اور گھبراہٹ ہے۔ ان کا دوسرا اپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح ۱۵ جون کو صبح سات بجے ہو گا

فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ احسان (جون) کو صبح سات بجے مسجد مبارک ربوہ میں ہو گا۔

طالبات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔ تمام طلباء و طالبات بروقت مسجد مبارک میں پہنچ جائیں۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴؍احسان ۱۳۵۴ھش
۱۴؍جون ۱۹۷۵ء

دُنیاداری کا ہولناک انجام

دنیوی زندگی محض عارضی اور فانی ہے اسی لئے اس کی زینتیں اور اس کا ظاہری مادی عیش و آرام اور اس کی لذتیں بھی عارضی اور فانی ہونے کے باعث محض بے حقیقت ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو بار بار توجہ دلائی ہے کہ وہ دنیوی زندگی کی زینتوں اور اس کی چکا چوند سے ہرگز دھوکہ نہ کھائیں بلکہ ان پر اُخروی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کو ترجیح دیں اور اسی کو اپنا منتہائے مقصود بنائیں۔ دُنیوی نعماء سے فائدہ اُٹھائیں لیکن دامن آلودہ نہ ہونے دیں بلکہ ان سے اس رنگ میں فائدہ اٹھائیں کہ یہ اُخروی فلاح کے حصول میں ممد ثابت ہوسکیں۔

چونکہ عام طور پر لوگوں کو دُنیوی زینتوں اور لذتوں میں بے انتہاء کشش محسوس ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دُنیوی نعماء، زینتوں اور لذتوں کے انجام سے بار بار خبردار فرمایا ہے اور اسے مثالیں دے دے کر خوب اچھی طرح ذہن نشین کرایا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ دُنیوی زینتوں کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (یونس آیت ۲۴)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) تمہارا صرف ورلی زندگی کو چاہنا تمہارے نفسوں پر (وبال بن کر) پڑے گا۔ پھر ہماری طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ تب جو کچھ تم کرتے رہے ہوگے ہم اس سے تمہیں آگاہ کریں گے۔

اس بارہ میں خبردار کرنے کے بعد کہ اگر مومن یا دوسرے لوگ اُخروی زندگی کی بجائے صرف ورلی زندگی کی زینتوں اور اس کے عیش و آرام کو اپنا مقصود بنائیں گے تو اس کا وبال ان پر پڑے گا اور اس کا خمیازہ انہیں ضرور بھگتنا پڑے گا اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کے ذریعہ واضح فرمایا ہے کہ یہ وبال کس نوعیت کا ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دُنیوی زندگی کو پانی سے اور اس کی زینتوں کو اُس پانی کے ذریعہ اُگنے والی لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب کھیتی سے تشبیہہ دے کر بتایا ہے کہ ہرچند کہ وہ کھیتی اپنی سرسبزی اور شادابی کی وجہ سے اپنے اندر بہت دلکشی اور جاذبیت رکھتی ہے لیکن اگر اس کا مالک اس پر مغرور ہو کر خدا سے لاپرواہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے چشم زدن میں اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے اور وہ مغرور و سرکش زمیندار غم میں ڈوب کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیوی زندگی اور اس کی بے ثباتی کو اس تمثیل کے ذریعہ واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (یونس آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اس ورلی زندگی کی حالت تو اُس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے بادل سے برسایا پھر اُس کے ساتھ زمین کی روئیدگی جسے آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں مل (کر یکجان ہو) گئی۔ یہاں تک کہ جب زمین نے (اس کے ذریعہ سے) اپنی کمال درجہ کی زینت کو پا لیا اور خوبصورت ہوگئی اور اسکے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر قابو یافتہ ہیں (یعنی اب یہ پُوری طرح ان کے تصرف میں ہے) تو اُس پر دن یا رات کو (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آگیا اور ہم نے اسے ایک کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیا گویا یہاں کل کچھ تھا ہی نہیں۔ (غرض) جو لوگ غور و فکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے ہم اسی طرح اپنی آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔

ان ہر دو آیات اور ان میں بیان کردہ نہایت ہی لطیف تمثیل سے دُنیا اور اس کی زینتوں کو اپنا منتہائے مقصود بنانے اور ہر دم اور ہر آن انہی میں مستغرق رہنے کا عبرتناک انجام کھُل کر سامنے آجاتا ہے اور وہ یہی ہے کہ اُخروی حیات سے یکسر لاپرواہ ہو کر دُنیوی زندگی کی زینتوں پر جان دینے اور مر مٹنے والے بالآخر دُکھوں، تکلیفوں، نت نئی مصیبتوں اور حسرتوں میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپؑ نے ایک ایسے زمانہ میں جبکہ لوگ آخرت کو یکسر فراموش کر کے دنیوی حیات اور اس کی زینتوں کے متوالے بنے ہوئے تھے انہیں اُخروی حیات پر زندہ ایمان سے از سرِنو مالامال کرنے کی غرض سے دُنیوی حیات اور اس کی زینتوں کو ہی سب کچھ سمجھنے کے انجام سے بہت تفصیل سے آگاہ فرمایا۔ ہم یہاں حضور علیہ السلام کی ایک پُرمعارف تحریر ہدیہ قارئین کرتے ہوئے اسی پر دُنیوی حیات اور اس کی زینتوں کے ہولناک مآل سے متعلق ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دُنیادار اور دُنیا طلبی کی فطرت کے لوگ اکثر دنیوی آراموں اور مالوں کے سہارے سے خوش رہتے ہیں اور بوجہ اس کے کہ ان کو خدا تعالےٰ سے کوئی سچا تعلق نہیں ہوتا اور نہ کسی رُوحانی خوشی سے ان کو حصہ ہوتا ہے لہٰذا جب کبھی دُنیوی صدمہ اُن پر گزر جاتا ہے تو وہ ان کی جان بھی ساتھ ہی لے جاتا ہے اور وہ لوگ باوجود بہت سی انانیت اور خود پسندی اور دُنیوی جاہ و عزّت کے دل کے سخت کمزور اور بودے ہوتے ہیں اور وہ کمزوری کامیابی اور حکومت اور دولت کے وقت میں تکبّر اور بے جا شیخی کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے کیونکہ درحقیقت تکبّر اور بے جا شیخی بھی دل کی کمزوری کی وجہ سے ظہور میں آتی ہے جس کی وجہ سے پاکیزہ اخلاق اور قوت حلم اور ایمانی تواضع دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ ... ایسا ہی دُنیاداروں کی کمزوری بوقت نامرادی اور ناکامی اور نیز سخت صدمہ اور ہجوم غموم کے وقت میں نہایت بُزدلی اور بےدلی کے آثار اُن میں ظاہر کرتی ہے یہاں تک کہ بعض ان میں سے صدماتِ عظیمہ کے برداشت نہ کرنے کی وجہ سے پاگل اور دیوانہ ہو جاتے ہیں۔ ... اور بعض اس امتحان میں بہت ہی کمزور نکلتے ہیں اور کسی شدید حملہ کے غم کے وقت یا تو اپنے ہاتھ سے خودکشی کر لیتے ہیں اور یا خود وہ فوق الطاقت غم دل پر اثر کر کے ان کو یکدفعہ اس ناپائیدار دنیا سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اور اس چندروزہ زندگی کا تمام تانا بانا جس کو انہوں نے ایک بڑی مراد سمجھ رکھا تھا ایک دم میں توڑ کر تمام کاروبار ان کا خواب و خیال کی طرح کر دیتا ہے۔ غرض دنیادار انسان کے دل کی کمزوری حکومت اور دولت اور آسائش اور صحت کے وقت میں تکبّر اور نخوت اور گردن کشی کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ تب وہ بدقسمتی سے اپنے جیسا کسی کو نہیں سمجھتا۔ اور ایک نبی بھی اگر اس کے وقت میں ہو اور اُس کے سامنے اس کا ذکر کیا جائے تو تحقیر اور توہین سے اس کو یاد کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اس کی بزرگی ماننے سے میری بزرگی میں فرق نہ آجائے۔ اور نہیں چاہتا کہ کوئی عظمت اس کی عظمت کے مقابل ٹھہر سکے۔ اور پھر وہی کمزوری کسی سخت صدمہ اور حادثہ کے وقت میں غشی یا مرگی یا خودکشی یا دیوانگی یا گداز ہو ہو کر مرجانے کے رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس یہ عبرت کا مقام ہے کہ دُنیاداری کا انجام کیسا بد اور ہولناک ہے"

(تریاق القلوب زمانہ تصنیف ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کے آداب ــــ قرآن کریم کی روشنی میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

آداب مجالس پر کچھ تحریر کرنے سے پہلے یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ اسلام خفیہ قسم کی سوسائٹیوں لغو مجالس اور تخریبی اور فساد پر مبنی کارروائیوں کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن کریم نے اس قسم کی مجالس سے اجتناب کرنے کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

یاایھا الذین اٰمنوا اذا
تناجیتم فلا تتناجوا
بالاثم والعدوان
ومعصیت الرسول
وتناجوا بالبر والتقوٰی

(مجادلہ ۱۰)

اے مومنو جب کبھی تم خفیہ مشورہ کرو تو گناہ کی بات اور زیادتی کی بات اور خفیہ مشورے نہ کیا کرو اور نہ رسول کی نافرمانی کی باتوں پر بلکہ نیکی کی باتوں اور تقوٰی کی باتوں پر مشورہ کیا کرو اور نرا حکم ہی نہیں دیا بلکہ فرمایا۔

انما النجوٰی من الشیطٰن

(مجادلہ ۱۱)

بدکاموں سے متعلق خفیہ مشورے شیطانی کام ہوتے ہیں۔

اور جو لوگ باوجود اس حکم کے اس قسم کی مجالس کو اختیار کریں۔ ان سے اجتناب نہ کریں۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات علیم ہے۔ زمین اور آسمان کی کوئی بات یا کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ تین آدمیوں میں خفیہ مشورہ ہو چار میں ہو یا پانچ میں وہ وہاں موجود ہوتا ہے وہ قیامت کے دن ان کے برے اعمال سے پردہ اٹھا دے گا وہ اس کے غضب کے مورد ہوں گے

حسبھم جھنم یصلونھا
فبئس المصیر

(مجادلہ ۸)

جہنم ان لوگوں کے لئے کافی ہے وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

پس مومن بالقرآن کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ مخفی منصوبوں مشوروں اور سازشوں میں حصہ نہ لے۔ اس کے مشورے اس کی مجالس اور اس کے منصوبے "البر" اور "تقوٰی" پر مبنی ہونے چاہئیں

اسلام نے جن مجالس کی نشاندہی کی ہے اور وہی مفید اور بابرکت بھی ہو سکتی ہیں۔ تین قسم کی ہیں۔

۱۔ ایسی مجالس جن کا کام غرباء کی خبر گیری اور حاجتمندوں کی حاجت روائی ہو۔

۲۔ جو علمی قسم کی ہوں یعنی ان کی غرض وغایت علوم وفنون کی ترویج واشاعت اور تعلیم ہو

۳۔ جو اصلاح بین الناس کے لئے بنائی گئی ہوں۔ جھگڑوں اور فسادوں کو مٹانا اور صلح اور آشتی کی فضا پیدا کرنا ان کا مقصد ہو جھگڑے اور فساد اہلی بھی ہو سکتے ہیں اور قومی اور بین الاقوامی بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لاخیر فی کثیر من نجوٰھم
الا من امر بصدقۃ
او معروف او اصلاح
بین الناس ومن یفعل
ذٰلک ابتغاء مرضات
اللہ فسوف نؤتیہ
اجرًا عظیمًا

(نساء ۱۱۵)

ان لوگوں کے مشوروں کو مستثنیٰ کر کے جو صدقے یا نیک بات یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا حکم دیتے ہیں ان کے بہت سے مشوروں میں کوئی بھی بھلائی نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرے یعنی نیک مشورے کرے ہم اسے جلدی بہت بڑا اجر دیں گے گویا مومنوں کی مجالس سوسائٹیوں اور انجمنوں کی بنا نیکی اور تقوٰی پر ہونی چاہیئے جن مجالس سوسائٹیوں اور انجمنوں کے مقاصد نیکی اور تقوےٰ کے برعکس ہونگے وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہونگی

قرآن کریم نے جہاں ایک مومن کے لئے ہر ضروری امر کے متعلق تعلیم بیان کی ہے اور وہ تعلیم حکمت پر مبنی ہے وہاں اس نے مجالس کے آداب پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ یہ آداب متعدد آیات قرآنیہ سے مستنبط ہوتے ہیں۔ ذیل میں ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ قرآن کریم میں جہاں ابرار کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں اکثر عمل صالح کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی وہ ابرار جو اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور صالح کے معنے عربی زبان میں ایسے کام کے ہوتے ہیں جو مناسب حال ہو۔ گویا اسلام اپنے پیروکاروں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جو کام بھی کریں موقع اور محل کے مناسب کریں۔ مجالس کے سلسلہ میں عمل صالح یہی ہے کہ ہر مجلس کی اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھا جائے جو اس نے اپنے لئے متعین کیا ہے اپنا رویہ اس کے مطابق بنایا جائے ایک فعل جو ایک مجلس میں پسندیدہ اور گوارا ہو سکتا ہے وہ دوسری مجلس میں ناگوار اور ناپسندیدہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک طربی مجلس میں جو رویہ اختیار کیا جائے گا وہ ایک ماتمی مجلس میں مناسب نہیں گردانا جائے گا۔ پس عمل صالح سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ جس قسم کی مجلس ہو انسان اپنا رویہ اس کے مطابق بنائے اور ان اغراض و مقاصد کے خلاف کوئی عمل نہ کرے جو اس مجلس نے اپنے لئے متعین کئے ہیں۔

۲۔ مومنوں کی ہر مجلس بامعنی ہونی چاہیئے۔ اس کی کوئی غرض اور مقصد ہونا چاہیئے۔ بلا مقصد اور بلا غرض منعقد کی جانے والی مجالس میں شرکت مفید نہیں ہو سکتی۔ بیکار مجالس منعقد کرنا اور ان میں لمبا عرصہ بیٹھ کر گپیں ہانکنا اسلام کی تعلیم کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ والذین ھم عن اللغو معرضون (مومنون) حقیقی مومن لغو کاموں سے اعراض اور پرہیز کرتے ہیں پس مومنوں کی ہر مجلس بامقصد ہونی چاہیئے۔ اسکے مقاصد تعمیری ہونے چاہئیں۔ اسی طرح اس میں ہونے والی بات بھی بامقصد اور تعمیری ہونی چاہیئے۔

۳۔ قرآن کریم میں مجالس نبویہ کے بعض آداب کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً فرمایا ہے کہ اے ایماندارو

لا تدخلوا بیوت النبی
الا ان یؤذن لکم الٰی
طعام غیر نٰظرین انٰہ
ولٰکن اذا دعیتم فادخلوا
فاذا طعمتم فانتشروا ولا
مستانسین لحدیث۔ (احزاب ۵۴)

نبی کے گھروں میں سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے بلایا جائے ہرگز داخل نہ ہوا کرو وہ بھی اس شرط سے کہ کھانا پکنے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہا کرو اور نہ باتیں کرنے کے شوق میں بیٹھے رہا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اپنے اپنے گھروں کو چلے جایا کرو۔

اس آیت میں بظاہر نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں منعقد ہونے والی بعض مجالس کا ذکر ہے لیکن قرآن کریم کے عام مسلک کے مطابق کہ اس میں بعض احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یا آپ کو مخاطب کرکے دئے گئے ہیں لیکن دراصل وہ تمام مومنوں کے لئے تاقیامت ہدایت ہیں اس آیت سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ بعض خاص مجالس میں جب تک باقاعدہ دعوت نہ دی جائے جانا درست نہیں اور اگر ان میں بلایا جائے تو ان کی کارروائی ختم ہونے پر وہاں سے اٹھ آنا ہی مناسب ہے ادھر ادھر کی باتیں کرنے یا ایک دوسرے کی باتیں سننے کے لئے وہاں بیٹھے رہنا درست نہیں ایسا کرنے سے منتظمین مجالس کے لئے بعض پریشانیوں اور دشواریوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔

۴۔ مساجد میں علاوہ نمازوں کے بعض علمی اور دینی مجالس کا انعقاد بھی ہوتا ہے اور مومن بالعموم اس میں شریک ہوتے ہیں اور ان سے مستفید ہوتے ہیں اور مسجد کا ایک ادب قرآن کریم نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ خذوا زینتکم عند کل مسجد (الاعراف ۳۲) ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو۔ اس آیت میں جہاں زینت سے مراد دلوں کا پاک صاف اور مطہر بنانا ہے وہاں یہ بھی مراد ہے کہ کپڑوں اور بدن کی ظاہری صفائی بھی کر لیا کرو یعنی کپڑوں اور بدن کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفائی کا انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے اس لئے اسلام نے اس پر بڑا زور دیا ہے مساجد میں منعقد ہونے والی مجالس کے علاوہ دوسری مجالس میں بھی اس ہدایت پر عمل مناسب ہے۔ کیونکہ لباس اور بدن کی صفائی کا اثر نہ صرف خود طبیعت انسانی پر پڑتا ہے بلکہ دوسری طبائع بھی اس سے متاثر ہوتی ہیں پھر جن مجالس میں زیادہ لوگ جمع ہوں وہاں کثرت انفاس سے ہوا بدبودار ہو جاتی ہے۔ اگر پہلے ہی کپڑے اور بدن میلے اور گندے ہوں تو یہ بدبو میں اضافہ کا موجب اور اس میں زیادتی کا باعث ہوں گے اسلئے محافل اور مجالس میں خوب صفائی کر کے نہا دھو کر اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر جانا چاہیئے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو خوشبو لگا کر جانا چاہیئے تا انفاس سے پیدا ہونے والی بدبو میں کمی ہو۔ ہوا صاف رہے اور طبائع میں نشاط اور فرحت پیدا ہو اور لوگوں کی صحت کو قائم رکھنے میں ممد و معاون ہو۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآن کریم میں جا بجا فحشاء اور منکر سے منع فرمایا ہے (ینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی (النحل ۹۱) پھر ان سے مجتنب رہنے میں مدد دینے کے لئے بعض اعمال بجا لانے کا بھی حکم دیا ہے۔ مثلاً نماز کا حکم ہے اور نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ پس فحشاء اور منکر سے مجتنب رہنا ایک عام حکم ہے۔ اسلئے مومنوں کی مجالس اور اجتماع بھی فحشاء اور منکر سے مبرّا اور صاف ہونے چاہئیں آجکل لوگ مجالس جما کر بے لگام ہو کر باتیں کرتے۔ گندے مزاح کرنے اور بد کلامی کو روا رکھتے ہیں۔ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں بلکہ اس کے غضب کے مورد ہونے کا موجب ہیں قرآن کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ نے بعض ظالم اور مفسد قوموں کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم میں دوسرے گناہوں کے علاوہ ایک خامی یہ بھی ہے کہ تاتون فی نادیکم المنکر (عنکبوت ۳۰) تم اپنی مجالس میں بری اور ناپسندیدہ حرکات کرتے ہو فواحش کا دلیری سے ارتکاب کرتے ہو بے حیائی کی باتیں کرتے ہو۔ اور جب حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحت کے باوجود اُن کی قوم اپنا رویہ درست کرنے پر تیار نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

انا منزلون علیٰ اھل ھٰذہ
القریۃ رجزاً من السماء
بما کانوا یفسقون
ولقد ترکنا منھا ایۃ بینۃ
لقوم یعقلون۔
(عنکبوت ۳۵-۳۶)

ہم نے اس بستی پر اُن کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل کیا اور اس بستی کے واقعہ کے ذریعہ ایک کھلی عبرت کا سامان عقل والے لوگوں کے لئے پیچھے چھوڑا ہے۔

پس مجالس میں فحشاء اور منکرات کا ارتکاب اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا ہے اور مومن کو تو ہر وقت مغضوب علیھم بننے سے بچنے کی دعا کرتے رہنے کا حکم ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے اعمال کا مرتکب کیسے ہو سکتا ہے پس ہماری مجالس پاکیزہ اور فحشاء اور منکرات سے مبرّا ہونی چاہئیں۔

۶۔ کسی مجلس میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مجلس کا انعقاد کرنے والوں سے مجلس میں بیٹھنے کی اجازت طلب کی جائے اور انہیں السلام علیکم کہا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ایک عام حکم موجود ہے کہ

لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم
حتی تستانسوا وتسلموا علیٰ
اھلھا (نور ۲۸)

تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام کرو۔ دوسری جگہ فرمایا:۔

فاذا دخلتم بیوتا
فسلموا علیٰ انفسکم (النور ۶۲)

جب گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو ان آیات میں گھروں میں داخل ہونے پر گھر والوں سے اجازت طلب کرنے اور انہیں السلام علیکم کہنے کا حکم ہے لیکن اس سے یہ امر بھی مستنبط ہوتا ہے کہ ایسی مجالس اور جگہیں جو چاہے رہائشی ہوں یا رہائشی نہ ہوں وہاں رہنے والوں یا بیٹھنے والوں سے پہلے اجازت طلب کرنا اور انہیں السلام علیکم کہنا ضروری ہے پس ایسی مجالس جو کسی خاص جگہ یا کسی خاص مقصد سے منعقد ہوتی ہیں ان میں اگر بلایا نہ گیا ہو تو شمولیت سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے اہل مجلس سے اجازت طلب کی جائے اور انہیں السلام علیکم کہا جائے پھر (ان قیل لکم ارجعوا فارجعوا) اگر اجازت مل جائے تو وہاں بیٹھو اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے آؤ۔ ایسا کرنے میں وقار اور عزت نفس کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ انسان تذلیل و تحقیر اور ناپسندیدہ باتیں سننے سے بچ جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ مجلس پرائیویٹ ہو اور اہل مجلس کو اس کا وہاں بیٹھنا گوارا نہ ہو اسلئے ہو سکتا ہے کہ اسے بعض سخت باتیں سننی پڑیں پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کسی مجلس میں جاؤ تو پہلے اہل مجلس سے اجازت طلب کرو اور انہیں السلام علیکم کہو اگر بیٹھنے کی اجازت مل جائے تو وہاں بیٹھو ورنہ واپس چلے آؤ "ذالکم خیر لکم" یہی امر تمہاری بھلائی کا موجب ہوگا۔ "ھو ازکیٰ لکم" یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہوگا۔

۷۔ ضرورت اور مجبوری پیش آنے پر مجلس سے اٹھنا پڑے تو صدر مجلس سے اجازت لینی ضروری ہے ایسا کرنا عام اور معمول مجالس کے لئے بالعموم اور قومی مجالس کے لئے بالخصوص ضروری ہے قومی مجالس میں تو ایسا کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کے لئے ضروری قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

انما المومنون الذین
امنوا باللہ ورسولہ
واذا کانوا معہ علیٰ امر
جامع لم یذھبوا حتی
یستاذنوہ (النور ۶۳)

صرف وہی لوگ مومن کہلانے کے مستحق ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جب کسی کام کے لئے رسول کے پاس بیٹھے ہوں تو اٹھ کر نہیں جاتے جب تک اس کی اجازت نہ لے لیں۔

اس آیت میں قومی مجالس کی اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قومی نظام کو درست رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جب مومن کسی قومی مشورہ کے لئے سردارِ قوم کے پاس جمع ہوں تو اس کی اجازت کے بغیر مجلس سے نہ جائیں اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ مومن ہوں گے ورنہ نہیں اور چونکہ قومی ضرورت یا قومی مشورہ کے وقت کسی مجبوری کا پیش آجانا اور مجلس شوریٰ کو چھوڑنا بھی کسی شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اسلئے سردارِ قوم کو اجازت دینے کے ساتھ ایسا کرنے والوں کے لئے استغفار کا بھی حکم ہے تا وہ اس فعل کے بد اثرات سے محفوظ رہیں۔

پس قومی مجالس سے بالخصوص حقیقی بشری ضرورت کے بغیر اٹھ کر آنا نہ صرف نامناسب ہے بلکہ ایمان کے بھی منافی ہے اگر حقیقی بشری ضرورت پیش آجائے تو صدر مجلس سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت سے وہاں سے آیا جائے اور پھر یہ احساس بھی رہے کہ ایسا کرنا اس کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے اور بہت سی برکتوں اور فوائد سے محروم رہنے کا باعث ہے اسلئے دعا کے ذریعہ اس کوتاہی کے مضر اثرات سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہیئے۔

۸۔ مجالس میں کھل کر بیٹھنا چاہیئے اس میں جہاں ظاہری طور پر انسان دوسرے انفاس کے بُرے اثر سے محفوظ رہتا ہے وہاں استفادہ میں سہولت اور خیالات میں وسعت کا موجب ہوتا ہے پھر جتنا حلقہ انسانوں کا وسیع ہوگا اتنا ہی رحمت کے فرشتوں کا حلقہ وسیع ہوگا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مجالس کے لئے ایک جامع ہدایت دی ہے کہ

اذا قیل لکم تفسحوا
فی المجالس فافسحوا
یفسح اللہ لکم (مجادلہ ۱۲)

جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں کھل کر بیٹھو جاؤ تو کھل کر بیٹھ جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے لئے کشادگی کے سامان پیدا کرے گا۔

پھر تفسحوا کے معنے دوسرے کے لئے کشادگی پیدا کرنے کے ہیں۔ اسلئے اس آیت کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اگر تم کھل کر بیٹھے ہو اور اس طرح زیادہ جگہ گھیرے ہوئے ہو تو جب اور لوگ آجائیں تو ذرا سمٹ جاؤ۔ اور دوسروں کے لئے جگہ نکالو وہ بھی مجلس کی برکات سے مستفید ہوں۔ یہ امر جہاں تمہاری طرف سے ایثار اور دوسروں کے لئے قربانی کا مظاہرہ ہوگا اور اس طرح اخوت باہمی میں اضافہ کا موجب ہوگا۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی پسندیدہ اور ثواب کا باعث ہوگا (یفسح اللہ لکم)

۹۔ بعض دفعہ خاص مجالس یا بعض اہم مشوروں کے لئے (جن کا افشاء اچھا نہیں ہوتا) عام لوگوں کو وہاں سے چلے جانے کے لئے کہنا پڑتا ہے ایسا امر انسانی طبائع پر ناگوار گذرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہی ہے کہ جب کسی مجلس سے چاہے کسی وجہ سے تمہیں اٹھ کر چلے جانے کو کہا جائے تو تم اٹھ کر چلے جاؤ (واذا قیل انشزوا فانشزوا (مجادلہ)

انشزوا کے معنے یہ بھی ہیں کہ وہ بیٹھا تھا پھر کھڑا ہوگیا۔ چنانچہ اس آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ نہایت معزز لوگ کسی مجلس میں آجائیں تو مجلس کے آداب میں سے یہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ تم لوگ ان کے لئے اپنی جگہ خالی کر دو۔ تا وہ آرام سے بیٹھ جائیں اور اس غرض تمہیں اس مجلس میں کھڑا ہو کر ادا کرنا پڑے تو تم ایسا کرو۔ کیونکہ ایسا کرنا دوسروں کے اکرام اور احترام کے لئے ضروری اور لابدی ہے اور معاشرہ پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔

۱۰۔ ایسی مجالس جن میں خدا اور اس کے رسولؐ کی شان میں گستاخی کی جائے، دوسروں کے حقوق کو دبایا جائے، دوسروں کے اموال کو غصب کرنے کی تدابیر کی جائیں اور اسلام کے رستہ سے ہٹ کر ظلم و تعدی سے کام لیا جائے ان میں بیٹھنا اسلام نے منع کیا ہے۔ ایسی مجالس میں شرکت ایک سچے مومن کی شان کے خلاف ہے۔

بعض مجالس کے مقاصد جن کی تشہیر کی جاتی ہے وہ اصلاح بین الناس سے مطابقت رکھتے ہیں اور انسان ان کے پیش نظر ایسی مجالس میں شرکت کر لیتا ہے یا اصلاح و ارشاد کی غرض سے ایسی مجالس میں چلا جاتا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ مجلس کے مقاصد سے ہٹ کر لوگ دین کے خلاف گفتگو کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی آیات کے خلاف بے لگام باتیں کرتے ہیں، خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کرتے ہیں تو ایسی مجالس سے اٹھ کر آ جانا ہی اسلام کی صحیح تعلیم ہے۔ ایسی مجالس میں اس وقت تک نہ بیٹھا جائے جب تک اہل مجلس اپنی گفتگو کا رخ نہ بدل دیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ
یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ حَتّٰی
یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ
غَیْرِہٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ
الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(الانعام: ۶۹)

جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات کے بارہ میں بے لگام باتیں کرتے ہیں تو اس وقت تک ان سے الگ رہ جب تک وہ اس بیہودہ گوئی کے سوا کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تجھے بھلا ہی دے تو یاد آنے کے بعد تو ظالم قوم کے پاس مت بیٹھ۔

اسلام کی یہ تعلیم بڑی پُرحکمت ہے۔ صحبت کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند۔ اگر نیک صحبت اختیار کی جائے تو نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور بد صحبت کے اختیار کرنے سے انسان شیطان کے قبضہ میں جا سکتا ہے۔ اگر لادینیت کا پرچار کرنے والی مجالس میں شرکت کی جائے گی تو آہستہ آہستہ انسان کی اپنی روحانیت متاثر ہو گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایسی مجالس سے بکلی اجتناب کیا جائے اور اگر لاعلمی کی وجہ سے ان میں شرکت کر لی جائے تو معلوم ہونے پر مجلس سے اٹھ کر آ جانا ہی صحیح اور درست ہے اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے

تلک عشرۃ کاملۃ ۞

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۲۰۸۰

میں حرمت بی بی زوجہ سراج دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۷۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے
۳۔ نقد مبلغ -/۱۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حرمت بی بی زوجہ سراج دین صاحب ۱۵/۱۶ دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد مبارک احمد خالد ولد سراج دین صاحب دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم بھامبڑی صدر محلہ دار النصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۸۱

میں محمد شفیع ولد چوہدری اللہ دین صاحب قوم ارائیں پیشہ قلعی گر عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد شفیع میانہ پورہ گلی ۳ مکان ۳۱/۵۱۲ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد حاجی اللہ دتہ ولد خواجہ حسن محمد منیاری فروش بڈھی بازار سیالکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۸۲

میں آنسہ بی۔ اے بنت محمد عبید اللہ صاحب جوہری قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۳ ماشہ مالیتی -/۱۵۰ روپے
۲۔ زیور نقرئی وزنی ۲۰ تولہ مالیتی -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آنسہ بی۔ اے مکان نمبر ۳۲۰۲۲ کوچہ حاکم والے محلہ دھاروال سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد محمد عبید اللہ جوہری (والد موصیہ) سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد قاسم الدین کوچہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۸۳

میں ملک منور احمد طاہر ولد ملک محمد سعید صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک منور احمد طاہر مکان ۱۱۸۱ گلی ۵ نالہ پار محمود آباد ۶ کراچی ۲۹۔ گواہ شد عبد السمیع احمد سیکرٹری وصایا وصیت ۲۱۷۹۵ محمود آباد کراچی ۲۹۔ گواہ شد خاقان داد خان صدر حلقہ محمود آباد کراچی ۲۹۔

(باقی)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲ر جون ۱۹۷۵ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد العزیز آف کشمیر۔ بھیگووال ضلع راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم کاروباری سلسلہ میں پریشان ہیں نیز ان پر بلڈ پریشر کی بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور ان کی پریشانیوں کو دور کرے۔

(عابدہ ناہید۔ ہاؤس P.S 6 سٹریٹ صرافہ۔ گوجرہ)

۲۔ میرا بیٹا شیخ محمود احمد امین آبادی کاروباری سلسلہ میں بیرون ملک جا رہا ہے احباب دعا کریں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور وہ کامیابیوں کے ساتھ بخیریت واپس آئے۔ آمین

(محمد امین شیخ امین آبادی۔ حال لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفار صداقت کے دو ہی ثبوت سمجھتے تھے ایک مادی غلبہ دوم سنت اللہ کے خلاف کام

چونکہ یہ دونوں باتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر نہ آئیں اسلئے وہ آپ سے استہزاء کرتے تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیات وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ .... اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا ۝ (الفرقان) کی تفسیر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:-

"اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی بے باکی کی بڑی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ لقاء الٰہی کے منکر ہیں جس کی وجہ سے نہ تو اُن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پائی جاتی ہے اور نہ اس کے عذاب کا خوف پایا جاتا ہے اور پھر اُن کے اِن مطالبات کا ذکر فرمایا ہے کہ اگر یہ سچا رسول ہے تو ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُترتے یا ہم خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے کیوں نہیں دیکھ لیتے۔ اس سے پہلے وہ یہ اعتراض بھی کر چکے تھے کہ اگر یہ سچا رسول تھا تو چاہیئے تھا کہ اس کے پاس کوئی بہت بڑا باغ ہوتا جس کے پھلوں اور میووں سے لدے ہوئے درخت اس کے دعویٰ کا ثبوت ہوتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے نزدیک صداقت کے دو ہی ثبوت ہوا کرتے تھے۔ اوّل مادی غلبہ۔ دوم سنت اللہ کے خلاف محیر العقول کارنامے۔ چونکہ انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ دونوں باتیں نظر نہیں آتی تھیں۔ نہ مال و دولت اور خزانوں کے ڈھیر انہیں آپ کے پاس دکھائی دیتے تھے اور نہ سنت اللہ کے خلاف کوئی مافوق الانسانیت بات آپ میں دکھائی دیتی تھی اسلئے وہ آپ کے دعویٰ پر ہنسی اُڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اِن اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا کَبِیْرًا۔ اِن اعتراضات کا اصل باعث یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے دلوں میں ان دونوں باتوں کو بہت بڑا اور ناممکن سمجھتے ہیں اور شرارتوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں یعنی مُنہ سے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (نعوذ باللہ) جھوٹ بول رہے ہیں اور قوم کے دشمن ہیں۔ لیکن اپنے دلوں میں یہ خیال کرتے ہیں کہ قوم کو جس مقام تک پہنچانے کا یہ شخص مدعی ہے اُسے حاصل نہیں کیا جاسکتا گویا بظاہر تو مخالفت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس شخص نے قوم سے غداری کی ہے اور بُتوں کی پرستش کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کا ڈھونگ رچا دیا ہے مگر مخالفت کی اصل وجہ اُن کے دلوں کی یہ کیفیت ہے کہ وہ اِن دعووں کو ناقابلِ حصول سمجھتے ہیں اور اس مایوسی کی وجہ سے ان قربانیوں کے لئے جو آپ کے ساتھ مل کر کرنی پڑتی ہیں اپنے نفوس میں جرأت نہیں پاتے اور مخالفت پر آمادہ رہتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے کہ فرشتوں کا یہ مطالبہ تو کرتے ہیں مگر ہمارے فرشتے یا تو الہام لایا کرتے ہیں یا کفار پر عذاب نازل کیا کرتے ہیں۔ الہام کے تو یہ قابل نہیں اور جب عذاب آیا تو اُس وقت یہی کہیں گے کہ خدایا اِسے ٹلا دے اور اس سے دُور بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ گویا اس وقت فرشتوں کا آنا اُن کے لئے کسی برکت کا موجب نہیں بلکہ تباہی اور بربادی کا موجب ہوگا اور ہمارا یہ عذاب بلاوجہ نہیں ہوگا بلکہ اس لئے ہوگا کہ یہ لوگ صداقت کو دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں جس میں ہم ان کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ جب بھی یہ لوگ صداقت پر حملہ کرنے کی طرف توجہ کریں گے ہم ان کو تباہ کر دینگے اور انہیں ہوا میں بکھرے ہوئے ذرات کی طرح منتشر اور پراگندہ کر دیں گے اور انہیں ایسا پیسیں گے کہ ان کے دوست اور مددگار بھی ان کو اکٹھا نہیں کر سکیں گے۔ اس کے مقابلہ میں مومنوں کو ہماری طرف سے اعلیٰ سے اعلیٰ ٹھکانے ملیں گے۔ اور اُن کی قربانیاں انہیں اور اُن کی آئندہ نسلوں کو ایک لمبے عرصہ تک اللہ تعالیٰ کی برکات اور نعماء سے متمتع کرتی رہیں گی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۶۴-۶۵)

وقفِ زندگی خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ضروری ارشاد!

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو اُن کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸-۹۹)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم علی اکبر صاحب ابن مکرم کریم بخش صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ کمالی ڈیرو ضلع نواب شاہ) کا نکاح محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بنت فضل الدین صاحب مرحوم کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر بولایت مکرم محمد عبداللہ صاحب (جو دلہن کے بھائی ہیں) دارالصدر غربی ربوہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مسجد لطیفیہ ربوہ میں ۱۴ر احسان (جون) کو بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ (سندھ)

لاہور میں
نائب صدر موصیات کا انتخاب

مورخہ ۱۹ر جون بروز جمعرات صبح ۹ بجے مسجد دارالذکر میں نائب صدر موصیات کا انتخاب ہوگا جس میں موصیات کی سو فی صد حاضری لازمی ہے لہذا حلقہ جات کی صدر صاحبات تمام موصیات کو اطلاع کر دیں اور اپنی ذمہ داری کو نبھائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
لاہور

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات کو تیاری کرنے کیلئے ہدایات بھجوا دی گئی ہیں جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہو رہی ہے اس کے لئے ایجنڈا تیار کرنا ہے تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے اور مشورہ کر کے تجاویز بھجوائیں جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے متعلق ہوں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴